REGD. NO. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

یوم سہ شنبہ

۲۹ صفر ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۹/۱۴ | ۲۳ ظہور ۱۳۳۹ ہش - ۲۳ اگست ۱۹۶۰ء | نمبر ۱۹۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۲ اگست بوقت پونے ۱۰ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی بائیں ٹانگ میں نقرس کی ہلکی تکلیف رہی۔ رات درد زیادہ ہوگئی جس کے باعث حضور کو نیند ٹھیک طرح نہیں آئی۔ اس وقت طبیعت ویسی ہی ہے۔

احباب جماعت خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت والی اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

کانگو کی صورت حال پر حفاظتی کونسل میں بحث شروع ہوگئی

مسٹر ہمرشول کی طرف سے وزیر اعظم کانگو کے الزامات کی تردید۔ مشاورتی کمیٹی کے قیام کا امکان

اقوام متحدہ ۲۲ اگست۔ کل کانگو کی صورت حال پر غور کرنے کے سلسلہ میں حفاظتی کونسل کا اجلاس شروع ہوگیا۔ اجلاس کے آغاز میں اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہمرشول نے وزیر اعظم کانگو مسٹر لوممبا کے عائد کردہ ان الزامات کو مسترد کر دیا۔ جن میں انہوں نے سکرٹری جنرل کے اختیارات کو چیلنج کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ کانگو کے بارہ میں اقوام متحدہ غیر جانبداری کی جس پالیسی پر عمل پیرا ہے وہ اس قدر واضح ہے کہ اس کی توثیق کے لئے کوئی قدم اٹھانا بھی غیر ضروری ہے مسٹر لوممبا کے مطالبات سے اتفاق نہ کرنے کے باوجود مسٹر ہمرشول نے کسی قدر رعایت کے رنگ میں کہا تاہم میں کانگو میں اقوام متحدہ کی کارروائیوں سے متعلق ایک ایسی مشاورتی کمیٹی کے قیام کا خیر مقدم کرونگا۔ جو ان ممالک کے نمائندوں پر مشتمل ہو جن کے فوجی دستے کانگو میں موجود اقوام متحدہ کی فوج میں شامل ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کانگو میں فوجیں بھیجنے سے متعلق میں نے کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا ہے کہ جس کے بارہ میں میں نے کانگو کی مرکزی حکومت سے مشورہ نہ کیا ہو۔ یا کم از کم اسے اطلاع نہ دی ہو۔ انہوں نے کہا کانگو سے بلجیمی فوجوں کا انخلاء جس کے خاطر اقوام متحدہ کی فوج وہاں بھیجی گئی ہے۔ ایک ہفتہ سے بھی کم عرصہ میں مکمل ہو جائے گا۔

ربوہ میں بجلی کی رَو پھر طویل عرصہ کیلئے بند رہی

ربوہ ۲۲ اگست۔ مورخہ ۲۰ اور ۲۱ اگست بروز ہفتہ اتوار یہاں بجلی کی رَو پھر طویل عرصہ کے لئے بند رہی۔ بجلی ۲۰ اگست کو ۲½ بجے بعد دوپہر قریب بند ہوئی۔ اور مسلسل ۲۲ گھنٹے بند رہنے کے بعد ۲۱ اگست کو بارہ بجے دوپہر کے قریب بحال ہوئی۔ اس سے قبل بھی ۲ بجے بعد دوپہر سے چار بجے سہ پہر تک بالعموم بجلی کی رَو متعدد بار بند ہوتی رہی ہے۔ بجلی کا اس طرح تواتر کے ساتھ بند ہونا اور بعض اوقات لمبے لمبے عرصہ تک اس کا بحال نہ ہونا یہاں کی پبلک کے لئے بہت تکلیف کا موجب بنا ہوا ہے۔

اُمِّ مظفر احمد کا اپریشن آج صبح آٹھ بجے ہو رہا ہے

احباب کرام اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ کیلئے خاص طور پر دعائیں کریں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ لاہور

(۱) لاہور ۲۰ اگست بوقت شام — آج صبح ام مظفر احمد کو خون کے ابتدائی ٹسٹ کے بعد ساڑھے نو بجے کے قریب بائیں ہاتھ کی رگ میں سوا چار سو (۴۲۵) سی سی خون دیا گیا۔ یہ عمل قریباً چار گھنٹے تک جاری رہا۔ اس طویل عمل میں کوفت اور گھبراہٹ تو کافی ہوئی۔ مگر کوئی ناگوار ردّعمل نہیں ہوا۔ حالانکہ گزشتہ دو مرتبہ کپکپی وغیرہ کی صورت میں بہت سخت ردّعمل ہوتا رہا تھا اور پورا خون بھی نہیں دیا جا سکا تھا۔ کمزوری اب بھی بہت ہے مگر آج خدا کے فضل سے طبیعت گزشتہ دو دن کی نسبت بہتر ہے۔ اپریشن انشاء اللہ پرسوں پیر کے دن صبح ساڑھے آٹھ بجے کے قریب ہوگا اور امید ہے کہ اس کام میں مشہور سرجن ڈاکٹر امیر الدین صاحب کی امداد کے لئے فوجی ماہر خصوصی ڈاکٹر کرنل ملک صاحب بھی لاہور چھاؤنی سے تشریف لائیں گے۔ مخلصین جماعت اور صحابہ کرام سے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپریشن کامیاب کرے اور اس بے بس مریضہ کو اپنی ذرہ نوازی سے شفا دے۔ آمین

(۲) لاہور ۲۱ اگست بوقت دس بجے شب بذریعہ فون —

آج ام مظفر احمد کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی گو کمزوری بدستور ہے۔ شام کے قریب کچھ بے چینی ہوگئی اور درد بھی رہی۔ کل بروز پیر انشاء اللہ صبح آٹھ بجے کے قریب اپریشن شروع ہوگا۔ جو ڈاکٹر امیر الدین صاحب کریں گے۔ اور امید ہے کہ ان کی مدد کے لئے لاہور چھاؤنی کے فوجی ڈاکٹر کرنل مجید ملک بھی آئیں گے۔ اپریشن میں ساتھ ساتھ ایکسرے بھی لیا جاتا رہے گا۔ تاکہ تسلی رہے کہ پن صحیح راستہ پر جا رہا ہے۔ اس لئے غالباً اپریشن دو اڑھائی گھنٹے لے گا۔ یہ پن جو خاص قسم کی ساخت کا ہوتا ہے خاصہ موٹا ہوتا ہے۔ اور خاص قسم کی ہتھوڑی سے آہستہ آہستہ ٹوٹی ہوئی ہڈی کے اندر داخل کیا جاتا ہے۔ چونکہ ام مظفر احمد پہلے سے بہت کمزور ہو چکی ہیں۔ اس لئے احباب کرام انہیں اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھ کر عند اللہ ماجور ہوں۔ یہ خاکسار سب بھائی بہنوں کے لئے دعاگو رہتا ہے۔

ولادت

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۶۰ء کو مکرم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی کا نواسہ اور حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب عبد اللہ خان صاحب کا پوتا ہے — ادارہ الفضل اس تقریب سعید کے موقعہ پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو کامل صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ اور والدین اور سلسلہ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ... سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۶۰ء

غلط فہمیاں

جماعت احمدیہ جہاں مسلمانوں کی ایک فعال جماعت ہے اور جو بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ بڑی تن دہی اور خلوص سے ادا کر رہی ہے اور جہاں جماعت احمدیہ کے افراد اسلام کے شعائر کی اس زمانہ میں بھی حتی الوسع پوری پوری پابندی کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اسلام کے بتائے ہوئے اور آنحضرت صلعم کے اسوہ حسنہ کی پیروی میں اور اسلامی خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں وہاں یہ امر بھی تعجب خیز ہے کہ جماعت کے متعلق مسلمانوں میں بہت سی غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں یا پھیلائی گئی ہیں اور اس کے ذمہ ایسے عقائد لگائے گئے ہیں جن کی کوئی اصل نہیں۔ چنانچہ ماضی میں جماعت احمدیہ کا بہت سا وقت انہی الجھنوں اور غلط فہمیوں کے ازالہ میں ضائع ہوتا رہا ہے۔ جو اگر ضائع نہ ہوتا تو شاید جماعت موجودہ خدمات سے بھی بڑھ کر اسلام کی خدمات سرانجام دے سکتی۔

اس ضمن میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک رسالہ موسومہ "احمدیت کا پیغام" دیر ہوئی شائع کیا تھا۔ جس کی بہت سی ایڈیشنیں اب تک طبع ہو چکی ہیں۔ اس مختصر سے رسالہ میں آپ نے اختصار کے ساتھ جماعت کے عقائد اور اس کی سرگرمیوں۔ اسکے اغراض و مقاصد کا نہایت سلیس زبان میں ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ اس کے آغاز میں آپ نے رسالہ کی تصنیف کی غرض ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔

"احمدیت کیا ہے اور کس غرض سے اس کو قائم کیا گیا ہے؟ یہ ایک سوال ہے جو بہت سے واقفوں اور ناواقفوں کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے۔ واقفوں کا مطالعہ زیادہ گہرا ہوتا ہے اور ناواقفوں کے سوالات بہت سطحی ہوتے ہیں۔ بوجہ عدم علم کے بہت سی باتیں وہ اپنے خیال سے ایجاد کر لیتے ہیں اور بعض سی باتوں پر لوگوں سے سن سنا کر یقین کر لیتے ہیں۔ میں پہلے انہی لوگوں کی واقفیت کے لئے کچھ باتیں کہنی چاہتا ہوں جو عدم علم اور ناواقفیت کی وجہ سے احمدیت کے متعلق مختلف قسم کی غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں"۔ (احمدیت کا پیغام صـ۳)

یہ تو ان لوگوں کا حال ہے جو محض ناواقفیت کی وجہ سے احمدیت کے خلاف کچھ تصورات قائم کر لیتے ہیں۔ مگر ہمارا تجربہ ہے کہ بعض اچھے لکھے پڑھے لوگوں نے بھی احمدیت کے خلاف کچھ تصورات قائم کر رکھے ہیں اور ان کو جس قدر اصل حقیقت سے آشنا کرنے کی کوشش کی جائے وہ اپنے مخالفانہ تعصبات کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ عام ان پڑھ لوگوں کو تو غلط فہمیاں دلائی جا سکتی ہیں اور بعض لوگ ایک مدت سے ایسی غلط فہمیاں پھیلانے کی کوشش کرتے چلے آئے ہیں۔ لیکن تعجب ہے کہ بعض اچھے لکھے پڑھے آدمی بھی جن پر معاندت کا الزام نہیں لگایا جا سکتا۔ جماعت کے متعلق بہت بڑی غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنے متذکرہ رسالہ میں پہلے ان لوگوں کی غلط فہمیوں کا ذکر کیا ہے۔ جو ناواقفیت کی وجہ سے ان میں مبتلا ہوتے ہیں۔ آپ نے اس رسالہ میں جن ایسی غلط فہمیوں کے ازالہ کی کوشش فرمائی ان میں سے سب سے اول آپ کے الفاظ میں یہ ہے کہ

"ان ناواقفوں میں سے بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ احمدی لوگ کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل نہیں اور احمدیت ایک نیا مذہب ہے، یہ لوگ یا تو بعض دوسرے لوگوں کے بہکانے سے یہ عقیدہ رکھتے ہیں یا ان کے دماغ یہ خیال کر کے کہ احمدیت ایک مذہب ہے اور مذہب کے لئے کسی کلمہ کی ضرورت ہے سمجھ لیتے ہیں کہ احمدیوں کا بھی کوئی نیا کلمہ ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ نہ احمدیت کوئی نیا مذہب ہے اور نہ مذہب کے لئے کسی کلمہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

(احمدیت کا پیغام صـ۳ و۴)

دیگر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی خصوصیات بیان کر کے آپ فرماتے ہیں:۔

"خلاصہ کلام یہ کہ ہر مذہب کے لئے کلمہ ہونا ضروری نہیں اگر ضروری ہوتا تب بھی احمدیت کا کوئی نیا کلمہ نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں۔ احمدیت صرف اسلام کا نام ہے احمدیت اسی کلمہ پر ایمان رکھتی ہے جس کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ یعنی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

احمدیوں کے نزدیک اس مادی جہان کا پیدا کرنے والا ایک خدا ہے جو وحدہٗ لاشریک ہے جس کی قوتوں اور طاقتوں کی کوئی انتہا نہیں۔ جو رب ہے۔ رحمٰن ہے۔ رحیم ہے۔ مالک یوم الدین ہے اس کے اندر وہ تمام صفات پائی جاتی ہیں جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں۔ اور وہ ان تمام باتوں سے منزّہ ہے جن باتوں سے قرآن کریم نے اسے منزّہ قرار دیا ہے اور احمدیوں کے نزدیک محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب قرشی مکی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول تھے اور سب سے آخری شریعت آپؐ پر نازل ہوئی۔ آپؐ عجمی اور عربی گورے اور کالے۔ تمام اقوام اور تمام نسلوں کی طرف مبعوث ہوئے۔ آپؐ کا زمانہ نبوت ادعائے نبوت سے لے کر اس وقت تک ممتد ہے جب تک کہ دنیا کے پردہ پر کوئی متنفس زندہ ہے۔ آپؐ کی تعلیم ہر انسان کے لئے واجب العمل ہے اور کوئی انسان ایسا نہیں جس پر حجت تمام ہو گئی ہو اور وہ آپؐ پر ایمان نہ لایا ہو اور وہ خدائی عذاب کا مستحق نہ ہو۔ ہر ایک شخص جس تک آپؐ کا نام پہنچا اور جس کے سامنے آپؐ کی صداقت کے دلائل بیان کئے گئے۔ وہ مکلّف ہے آپؐ پر ایمان لانے کے لئے۔ اور بغیر آپؐ پر ایمان لائے وہ نجات کا حق دار نہیں اور سچی پاکیزگی محض آپؐ ہی کے نقش قدم پر چل کر حاصل ہو سکتی ہے"

(احمدیت کا پیغام صـ۹)

اس کے بعد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس رسالہ میں احمدیوں کے متعلق بعض شکوک کا ازالہ فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے احمدیوں کے ختم نبوت۔ فرشتوں۔ نجات احادیث۔ تقدیر۔ جہاد وغیرہ عقاید پر مختصر مگر جچی تلی روشنی ڈالی ہے۔ آپ نے ان معاملات کے متعلق کافی وضاحت سے بتایا ہے کہ جماعت احمدیہ کے عقائد بنیادی طور پر جمہور اہل اسلام سے مختلف نہیں ہیں۔ رسالہ کے اس حصہ کو پڑھنے سے جماعت کے متعلق بہت سی عقائدی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ یہاں تک آپ نے جو کچھ فرمایا ہے:۔

"اب تک تو جو کچھ میں نے کہا وہ ان لوگوں کے وساوس کے دور کرنے کے لئے کہا ہے جو احمدیت کا سرسری مطالعہ بھی نہیں رکھتے اور جو احمدیت کے پیغام کو اس کے دشمنوں سے سنتے یا بغیر احمدیت کا مطالعہ کرنے کے اپنے دلوں سے احمدیت کے عقائد اور احمدیت کی تعلیم بنانا چاہتے ہیں۔ (احمدیت کا پیغام صـ۱۹)

اس کے بعد حضور فرماتے ہیں:۔

"اب میں ان لوگوں کو مخاطب کرتا ہوں جنہوں نے احمدیت کا ایک حد تک مطالعہ کیا ہے اور جو جانتے ہیں کہ احمدی خدا تعالیٰ کی توحید پر یقین رکھتے ہیں

. . . .

- - - - - - - محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ قرآن کریم کو بھی مانتے ہیں حدیث کو بھی مانتے ہیں۔ نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ روزے بھی رکھتے ہیں۔ حج بھی کرتے ہیں۔ زکوٰۃ بھی دیتے ہیں حشر و نشر اور جزا و سزا پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن وہ حیران ہیں کہ جب احمدی دوسرے مسلمانوں کی طرح مسلمان ہیں تو پھر اس نئے فرقہ کو قائم کرنے کی ضرورت کیا ہے؟ ان کے نزدیک احمدیوں کا عقیدہ اور احمدیوں کا عمل قابل اعتراض نہیں لیکن ان کے نزدیک ایک نئی جماعت بنانا قابل اعتراض امر ہے۔ کیونکہ جب فرق کوئی نہیں تو افتراق کرنے کی وجہ کیا ہوئی۔ اور جب اختلاف نہیں تو دوسری مسجد بنانے کا مقصد کیا ہوا؟ (احمدیت کا پیغام صـ۱۹)

آگے جو کچھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔ وہ "نئی جماعت بنانے کی وجہ" "جماعت احمدیہ کا پروگرام" کے زیر عنوان ہے۔ "نئی جماعت بنانے کی وجہ" کے زیر عنوان آپ فرماتے ہیں:۔

"اس سوال کا جواب دو طرح دیا جا سکتا ہے۔ عقلی طور پر اور روحانی طور پر۔ عقلی طور پر اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جماعت صرف تعداد کا نام نہیں۔ ہزار۔ لاکھ یا کروڑ افراد کو جماعت نہیں کہتے بلکہ جماعت اُن افراد کے مجموعہ کو کہتے ہیں جو متحد ہو کر کام کرنے کا فیصلہ کر چکے ہوں اور ایک متحدہ پروگرام کے مطابق کام کر رہے ہوں۔ ایسے افراد اگر پانچ سات بھی ہوں تو جماعت ہے اور جن میں یہ بات نہ ہو وہ کروڑ ہا بھی جماعت نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ تو پہلے دن آپؐ پر صرف

(باقی ص...)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۷ اپریل ۱۹۳۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے:

فرمایا:-

قرآن کریم کی متفرق آیتوں سے ہمیں ایک عجیب مضمون معلوم ہوتا ہے۔ ایک طرف تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ملائکہ کلام الٰہی لانے والی ہستیاں ہیں اور دوسری طرف قرآن کریم میں کلام الٰہی کو پانی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ چنانچہ جہاں کہیں کلام الٰہی کے بند ہونے کا ذکر آتا ہے یہی آتا ہے کہ آسمان سے پانی کا نزول بند ہو گیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے نازل کیا۔ گویا اصل تشبیہ جو خدا نے دی ہے پانی سے دی ہے۔ پھر دوسری جگہ اس مضمون کو اور زیادہ وسیع کیا ہے فرماتا ہے کان عرشہ علی الماء جب اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا کیا۔ اس کا عرش پانی پر آ گیا یعنی کلام الٰہی کے ذریعہ اصل حکومت شروع ہوئی۔ گویا مخلوق پر براہ راست حکومت پانی یعنی کلام الٰہی کے ذریعہ ہوتی ہے۔ یوں تو

خدا تعالیٰ کا قانون

دنیا میں جاری ہے مگر وہ واسطہ در واسطہ ہو کر آتا ہے۔ مثلاً انسان پیدا ہوتا ہے تو باپ کا نطفہ ماں کے رحم میں پرورش پا کر اپنی تکمیل اختیار کرتا ہے اور جب انسان پیدا ہوتا ہے تو ہمارا ذہن اس کی پیدائش پر پہلے ماں باپ کی طرف چلا جاتا ہے پھر انکے ماں باپ کی طرف چلا جاتا ہے پھر اسی طرح چکر کھاتے کھاتے آدم کی طرف جاتا ہے۔ پھر آدم کی ابتدائی حالت کی طرف ذہن جاتا ہے۔ پھر ابتدائی ذرّوں اور ایلیمنٹس (ELEMENTS.) پر انسان کا دماغ غور کرتا ہے۔ پھر غیر مرئی چیزوں تک پہنچتا ہے۔ اور اس طرح کتنے ہی چکر کھا کر انسان خدا تک پہنچتا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے حدیثوں میں آتا ہے کہ فلاں سے فلاں نے بیان کیا۔ اور فلاں سے فلاں نے بیان کیا۔ اس طرح سات آٹھ راستوں کو طے کر کے وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ اسی طرح ہم

انسان کی پیدائش

کو دیکھیں تو وہ لاکھوں واسطوں کے بعد خدا تک پہنچتے ہیں۔ لیکن اگر اس کی روحانی پیدائش کو دیکھیں تو وہ اتنی ہی نظر آتی ہے کہ عن محمد عن اللہ یعنی اللہ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بات کی اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کی۔ پھر ایک انسان ایسا بھی ہوتا ہے جو اس سے بھی زیادہ خدا تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے اور وہ کہتا ہے اللہ نے مجھ سے یوں کہا ہے۔ اس وقت نہ درمیان میں کوئی واسطہ رہتا ہے۔ نہ پیچ در پیچ چکر کاٹنے پڑتے ہیں۔ اور انسان فوری طور پر

اللہ تعالیٰ کے پاس

حاضر ہو جاتا ہے۔ جسمانی طور پر تو وہ لاکھوں سالوں کے واسطوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے ملا تھا لیکن روحانی طور پر مائی ذریعہ سے وہ خدا تعالیٰ کے اس قدر قریب ہو جاتا ہے کہ درمیان میں کوئی واسطہ ہی نہیں رہتا۔ وہ اتنا ہی کافی سمجھتا ہے کہ خدا نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کہا چلو قصہ ختم ہوا۔ دراصل جتنا اہم کام ہوتا ہے انسان براہ راست کرتا ہے۔ چھوٹا کام ہو تو آقا اپنے سکرٹری سے کہہ دیتا ہے۔ سکرٹری کلرک سے کہہ دیتا ہے کلرک چپڑاسی سے کہہ دیتا ہے۔ چپڑاسی گھر والے سے یا دوکاندار کو کہنا ہو تو دوکاندار سے کہہ دیتا ہے۔ لیکن جہاں اہم کام ہوتا ہے وہاں وہ موٹر پر چڑھتا اور خود ہی اس کام کو سرانجام دینے کے لئے نکل پڑتا ہے۔ اس وقت نہ سکرٹری کا واسطہ ہوتا ہے اور نہ کسی اور شخص کا۔ اسی طرح گورنمنٹ کے چھوٹے چھوٹے تغیرات میں حکومت اپنے سکرٹری کو لکھتی ہے۔ وہ گورنر کو لکھتا ہے گورنر چیف سکرٹری کو لکھتا ہے۔ چیف سکرٹری کمشنر کو لکھتا ہے۔ کمشنر ڈپٹی کمشنر کو لکھتا ہے اور ڈپٹی کمشنر تحصیلدار کو لکھتا ہے۔ لیکن اب ہندوستان کو حکومت دینے کا سوال آیا۔ تو وزارت براہ راست یہاں پہنچ گئی۔ کیونکہ یہ ایک اہم معاملہ تھا۔ یہی حال خدا تعالیٰ کی صفات کا ہے۔

خدا تعالیٰ کی صفات کا اعلیٰ ظہور

ہمیشہ کلام الٰہی کے ذریعہ ہوتا ہے اور جو دوسری چیز ہوتی ہے وہ اس کے تابع ہوتی ہے۔ اور اس میں اتنے لمبے لمبے واسطے چلتے ہیں کہ بسا اوقات ان کا پتہ بھی نہیں چلتا۔ اب جہاں تک خدا تعالیٰ کے فعل کا سوال ہے وہ ویسا ہی یقینی ہوتا ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ کا کلام یعنی کلام الٰہی جس شخص پر نازل ہوتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کا انکار نہیں کرتا۔ اور خدا تعالیٰ کے فعل سے پیدا ہونے والا انسان اس کا انکار کر دیتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ ایک صورت میں واسطہ در واسطہ کا سلسلہ اتنا لمبا ہو جاتا ہے کہ جو لوگ اس کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے، وہ اس کا انکار کر دیتے ہیں۔ لیکن دوسری صورت میں خدا تعالیٰ اتنا قریب ہوتا ہے کہ اس کا انکار ہو ہی نہیں سکتا۔ یہی اعلیٰ مقام ہے جو کسی انسان کو حاصل ہو سکتا ہے۔ گویا اس لحاظ سے وہ خدا تعالیٰ کا تابعی ہوتا ہے۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا سے سنا اور لوگوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ لیکن جب وہ براہ راست

خدا تعالیٰ کا کلام سن لیتا ہے

تو وہ اس کا صحابیؓ بن جاتا ہے۔ جس طرح صحابہؓ بھی دو طرح روایت کرتے ہیں۔ بعض یوں تو صحابی ہوتے ہیں۔ لیکن انہوں نے براہ راست رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک بات کو نہیں سنا ہوتا بلکہ کسی واسطہ سے سنا ہوتا ہے۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں جو مجلس میں بھی موجود ہوتے ہیں اور انہوں نے براہ راست رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی ہوتی ہے۔ اسی طرح جب ایک انسان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خدا تعالیٰ کا کلام سنکر اس پر ایمان لاتا ہے۔ تو چونکہ اس نے براہ راست کلام نہیں سنا ہوتا اس کی حیثیت ایک تابعی کی ہوتی ہے۔ لیکن جب خدا اسے براہ راست کلام کرتا ہے۔ تو وہ خدا کا صحابیؓ بن جاتا ہے۔ اسی طرح فرماتا ہے وجعلنا من الماء کل شیئٍ حیٍّ۔ ہر چیز کی زندگی ماء سے تعلق رکھتی ہے اس کا مفہوم وہی ہے۔ جو اس دوسری حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ لولاک لما خلقت الافلاک کہ اگر تو نہ ہوتا تو میں زمین و آسمان کو پیدا نہ کرتا گویا زمین و آسمان کی پیدائش کے وقت اللہ تعالیٰ کے مدنظر صرف الہامی وجود تھا۔ اور اسی کے پیش نظر باقی مخلوق پیدا کی گئی۔ اگر ماء والے وجود نہ ہوتے۔ تو نہ سورج ہوتا نہ چاند ہوتا نہ ستارے ہوتے اور نہ کوئی اور چیز ہوتی۔ زمین اور آسمان اور افلاک کی ایک ایک چیز کا وجود اور ان کی زندگی اور ان کا قیام محض مائی وجود سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر مائی وجود نہ ہوتے تو خدا زمین اور آسمان کو بھی پیدا نہ کرتا۔ آخر خدا کھیل کھیلنا نہیں چاہتا۔ اسنے زمین اور آسمان کو عبث طور پر پیدا نہیں کیا بلکہ کسی

غرض اور مقصد کے لئے

پیدا کیا ہے۔ اور وہ مقصد مائی وجود تھے غرض ایک طرف تو فرمایا کان عرشہ علی الماء اور دوسری طرف فرمایا جعلنا من الماء کل شیئٍ حیٍّ اور یہ امر ظاہر ہے کہ کلام الٰہی کو لانے والے صرف فرشتے ہی ہوتے ہیں۔ دوسری طرف شیطان کے متعلق آتا ہے کہ اس نے کہا خلقتنی من نارٍ (اعراف ع ۲) تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے۔ گویا جس طرح فرشتے ماء کے مظہر ہوتے ہیں۔ اسی طرح شیطان آگ کا مظہر ہوتا ہے۔ اب ہم انسان کے متعلق دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم نے اس کے متعلق تین باتیں بیان کی ہیں۔ ایک طرف تو فرماتا ہے۔ انا خلقناکم من تراب (حج ع ۱) ہم نے تمہیں تراب سے پیدا کیا ہے۔

تراب ایسی مٹی کو کہتے ہیں۔

جس میں پانی نہ ہو۔ لیکن اسے آگ بھی نہ دی گئی ہو پھر فرماتا ہے شیطان نے کہا خلقتنی من نارٍ و خلقتہٗ من طین (اعراف ع ۲) تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو طین سے پیدا کیا ہے۔ یعنی تراب کے بعد اسے کلام الٰہی کا چھینٹا دیا گیا۔ اور کلام الٰہی کا چھینٹا اس وقت دیا جاتا ہے جب انسان میں شعور پیدا ہو۔ آخر کلام الٰہی اونٹ پر نازل نہیں ہوتی۔ گھوڑے بھینس اور گدھے پر نازل نہیں ہوتی۔ یوں تو نحل کو بھی وحی ہوتی ہے۔ مگر اس سے کلام لفظی مراد نہیں۔

لفظی کلام

صرف انسان پر نازل ہوتا ہے۔

پس خلقتہٗ من طین سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان میں ترابی حالت کے بعد شعور پیدا ہوا اور اس میں نیک و بد کی تمیز کی طاقت پیدا ہوئی۔ گویا تراب میں فرشتہ آکر شامل ہو گیا۔ پھر فرماتا ہے۔

خلق الانسان من صلصالٍ کالفخار (سورۃ رحمٰن)

صلصال کالفخار کے معنے پکی ہوئی مٹی کے ہیں۔ اور مٹی تب پکائی جاتی ہے۔ جب اس میں پانی ملایا جائے

چنانچہ کمہاروں سے پوچھو تو کیا وہ آگ میں مٹی کے ڈلے ڈال دیتے ہیں یا پانی ملا کر اینٹیں اور برتن وغیرہ بناتے اور پھر بھٹی میں ڈالتے ہیں۔ جب بھی وہ کھلونے یا مٹی کے برتن بنائیں پہلے مٹی میں پانی ملایا جاتا ہے۔ اس کے بغیر وہ کوئی شکل اختیار نہیں کر سکتی۔ اگر تم چاہو کہ سوکھی مٹی سے پیالی بنا لو تو وہ نہیں بن سکے گی نہ ہی سوکھی مٹی کوئی شکل اختیار کرے گی۔ جب اس میں پانی پڑے گا۔ اسکے بعد اسے پہلے تو اس طرح آگ لگے گی کہ دھوپ میں خشک کیا جائے گا اور ایک سخت سا وجود بن جائے گا۔ اس کے بعد اسے بھٹی میں ڈال دیا جاتا ہے اور جب آگ میں سے نکلتا ہے تو وہ صلصال کالفخار بن جاتا ہے اور اسے ٹھکور کر دیکھا جاتا ہے کہ پوری طرح پک گیا ہے یا نہیں۔ چنانچہ جب بھی مٹی کا کوئی برتن خریدا جائے لوگ اسے ٹھکور کر دیکھتے ہیں۔ اگر ٹن کی آواز نکلے تو کہتے ہیں پکا ہے ورنہ نہیں۔ پس جس کو مناسب طور پر آگ دی جائے وہی صلصال کالفخار ہوتا ہے۔ ادھر شیطان کے متعلق کہا گیا ہے کہ اس کی پیدائش آگ سے ہے گویا نفس کو کامل کرنے کے لئے شیطان

نہایت ضروری چیز ہے

جب تک کوئی شخص حوادث اور آفات میں سے سلامت نہیں نکلتا اس وقت تک وہ کامل نہیں ہو سکتا مولانا روم نے اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے ؎

من زہر جمعیت نالاں شدم
جفت خوش حالاں و بدحالاں شدم

میں ہر جگہ گیا میں نے خوش حال لوگوں کو بھی دیکھا اور بدحال لوگوں کو بھی۔ مگر میری کہیں تسلی نہ ہوئی اصل تسلی خدا سے ہی مل کر ہوئی۔ ان کی جو یہ حالت تھی کہ وہ خوشحالوں کے پاس سے بھی گذرے اور گندے لوگوں کے پاس بھی بیٹھے۔ مگر پھر بچ کر نکل گئے یہی علامت اسبات کی ہے کہ وہ آگ میں پڑ کر اپنی روحانیت کو پختہ کر چکے تھے پکی اینٹ وہی ہوتی ہے جو بھٹی میں جا کر ٹوٹتی نہیں۔ پس شیطان ان کے نفس کو کامل کرنے اور اسے خدا کے قریب کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے

جب تک شیطان کے ساتھ مس کر کے انسان نہیں گذرتا وہ جنت میں جا ہی نہیں سکتا پھر فرق کیا ہے اور کیوں خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ شیطان سے بچو درحقیقت اس کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ شیطان سے اسی حد تک مس ضروری ہے جس حد تک اس کا مس نفس کو پکا کرتا ہو۔ چنانچہ دنیا

میں دیکھو جس اینٹ کو بھٹہ میں سے نہ نکالیں وہ زیادہ پختہ نہیں ہوتی بلکہ کھنگر بن جاتی ہے اسی طرح برتن اگر آگ میں ہی رہیں تو وہ کالے اور بدشکل ہو جاتے ہیں جس طرح تراب کی حالت میں وہ ٹوٹنے والے تھے . . . .

. . . .

- - - - - - - - - - - - - -

- - . . اسی طرح زیادہ آگ دینے کے بعد بھی وہ ٹوٹنے والے ہو جاتے ہیں۔ مناسب آگ ہی ہے جو برتن کو خوشنما اور مضبوط بناتی ہے۔ اسی طرح شیطان بھی

روحانیت کی تکمیل

کے لئے ضروری ہے۔ انسان تراب تھا۔ فرشتہ نے اسے طین بنایا اور شیطان نے اسے کالفخار بنا دیا۔ جب ہر قسم کی لالچ اسے دی گئی۔ جب ہر قسم کے گناہ کی اُسے ترغیب دی گئی۔ مگر وہ شیطان کی بھٹی میں سے گذرتا چلا گیا تو وہ کالفخار بن گیا اور خدا کا مقرب ہو گیا۔ پس شیطان خدا تعالیٰ کے قرب کا ایک زینہ ہے مگر اُس کا عارضی چھونا ہی انسان کو کامل بناتا ہے مستقل چھونا اسے جہنمی بنا دیتا ہے اسی لئے قرآن کریم میں ایک آیت آتی ہے۔ جس کے مفہوم کے متعلق لوگ سوچنے لگ جاتے ہیں اور حیران ہوتے ہیں کہ اس کے کیا معنے ہیں حالانکہ وہ اسی مضمون کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وان منکم الا واردھا ہر انسان کے لئے خدا نے ایک دفعہ آگ میں پڑنا ضروری قرار دیا ہے۔ جب تک وہ شیطان سے مس نہیں کرتا۔ جب تک وہ خوشحالوں اور بدحالوں کی صحبت میں سے نہیں گذرتا۔ اس وقت تک وہ مومن کامل بھی نہیں ہو سکتا۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ کیا ایک اندھا کہہ سکتا ہے کہ میں نے کبھی بدنظری نہیں کی یا ایک عنین کہہ سکتا ہے کہ میں نے کبھی بدکاری نہیں کی۔ اسی طرح جب تک شیطانی مواقع میں سے انسان نہ گذرے اس کی روحانیت کامل نہیں ہو سکتی یہ گذرنا بے شک عارضی ہوتا ہے لیکن ان منکم الا واردھا اس آگ میں سے ہر شخص کو ضرور گذرنا پڑے گا

فرق صرف یہ ہے

کہ مومن تو گذر جاتا ہے۔ اور کافر شیطان سے دوستی باندھ کر وہیں پڑے رہتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ثم نذر الظلمین فیھا جثیا ظالم بیٹھ جاتے ہیں اور وہ کھنگر بن جاتے ہیں لیکن مومن کالفخار ہو کر

گذر جاتے ہیں۔ اس آیت کے اور بھی معنے ہیں مگر ایک یہ بھی معنے ہیں کہ ہر مومن ضرور جہنم میں سے گذرتا ہے جسے کوئی حرص نہیں دی گئی جسے کوئی لالچ نہیں دی گئی۔ جسے طرح طرح سے پھسلایا نہیں گیا۔ وہ پکا مومن کس طرح ہو سکتا ہے فرق یہی ہے کہ مومن تو اس آگ میں سے نکل کر خدا کے پاس پہونچ جاتا ہے اور کافر وہیں بیٹھا رہتا ہے۔ گویا پہلا مقام انسان کی پیدائش کا ترابی مقام ہے۔ دوسرا مقام جب کہ وہ طین بنتا ہے فرشتہ سے ملتا ہے تیسرا مقام شیطان سے آزمائش ہے اور چوتھا مقام خدا سے ملتا ہے جو اس جہنم میں سے گذر جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے قرب کو حاصل کر لیتا ہے اور جو اسی میں بیٹھا رہتا ہے وہ دوزخی بن جاتا ہے۔

رشتہ کی خاطر احمدی ہونا

ایک صاحب نے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص محض رشتہ کے لئے احمدی ہو اور اسے اس لڑکی بجائے جس کے رشتہ کے لئے وہ احمدی ہوا تھا کوئی دوسری لڑکی اس غرض کے لئے دی جائے کہ وہ ٹھوکر سے محفوظ رہے۔ تو اس میں کیا حرج ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

صاف ظاہر ہے کہ اس کے دل میں احمدیت نہیں اور وہ ہمارے سلسلہ کو غلط طور پر سمجھا ہے اور جو شخص احمدی نہیں صرف رشتے کی خاطر اس نے احمدیت قبول کی ہے۔ اس کے متعلق یہ کونسی معقول بات ہے کہ اسے ایک لڑکی کی بجائے دوسری لڑکی دے دی جائے۔ جو شخص رشتہ کی خاطر احمدی ہوتا ہے وہ دوسروں سے زیادہ بدتر ہوتا ہے اسے کوئی رشتہ دینا اسے ابتلاء سے بچانا نہیں بلکہ خود ابتلاء میں ڈالنے والی بات ہے

وتر پڑھنے کے ۲ طریق

ایک دوست نے وتروں کے متعلق سوال کیا حضور نے فرمایا فقہاء نے یہ صورت بھی جائز رکھی ہے کہ دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دے اور تیسری رکعت الگ پڑھے اور یہ بھی کہ تینوں اکٹھی پڑھ لے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہم نے دیکھا ہے آپ ہمیشہ تینوں رکعتیں اکٹھی پڑھا کرتے تھے۔ درمیان میں سلام نہیں پھیرا کرتے تھے۔ ہاں اگر کوئی سلام پھیرے تو وہ دوسرے سے گفتگو کر سکتا ہے۔ اور اگر کوئی ضروری کام ہو تو وہ بھی کر سکتا ہے اگر نماز میں یہ جائز ہے کہ انسان زنجیر کھول دے تو سلام پھیر کر بات کرنا یا کوئی ضروری کام کرنا اس کے لئے کس طرح منع ہو سکتا ہے

مزار حضرت مسیح موعودؑ پر کونسی دعا کرنی چاہیئے؟

ایک دوست نے سوال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر کونسی دعا کرنی چاہیئے۔

حضور نے فرمایا۔ اصل دعا یہی ہونی چاہیئے کہ جس غرض کے لئے خدا نے حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے اسے پورا کرے باقی انسان اپنے لئے بھی دعا کر سکتا ہے مگر یہ ناجائز ہے کہ کوئی شخص کہے۔ اے صاحب قبر مجھے

فلاں چیز دے

ہاں جب کوئی شخص اپنے محبوب کے مزار پر جاتا ہے تو قدرتی طور پر اسکے دل میں جوش پیدا ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے مزار پر جب انسان کو جوش پیدا ہو تو اسے یہی دعا کرنی چاہیئے کہ اے خدا ہم تو گزر داد رہے بس ہیں تو نے جس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تھا۔ اسے پورا فرما اور ہمارے دل کھول کہ ہم اسکی اہمیت کو سمجھیں اور اسکے مطابق عملی رنگ میں قربانیاں کریں۔

فرمودہ ۲۸ اپریل ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب

ایک الہام کا مطلب

ایک دوست نے عرض کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کا کیا مطلب ہے کہ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد

حضور نے فرمایا ہمارے سلسلہ میں اس الہام کے مختلف معنے ہوتے رہے ہیں۔ بعض نے یہ معنے کئے ہیں کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کا زمانہ بتلایا گیا ہے لیکن بخرام کا لفظ بتاتا ہے کہ یہ الہام کامیابی اور خوشی کے معنوں میں استعمال ہوا ہے اور "وقت تو نزدیک" سے مراد "وقت کامرانی تو" ہے چنانچہ جب یہ الہام نازل ہوا تھا اس وقت کی حالت سے ہم یقیناً اب محکم اور بلند تر ہیں اور بعد میں آنے والے اس سے بھی زیادہ ترقیات دیکھینگے اس الہام کی صداقت کے لئے اس وقت صرف یہ دیکھنا کافی ہے کہ آیا ابتدائی زمانہ کے مقابلہ میں ہمارا قدم اونچا ہے یا نہیں یہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں روزانہ ہماری جماعت میں نئے لوگ داخل ہوتے رہتے ہیں اور اس طرح ہمارا سلسلہ خدا تعالیٰ

مجالس خدام الاحمدیہ کی دینی۔ تربیتی اور تعلیمی مساعی

خلق خدا کی بے لوث خدمت

ماہ جون ۱۹۶۰ء کی رپورٹوں کا خلاصہ

(۳)

پشاور :- مجلس کی تنظیم کی گئی اور اسے آٹھ حلقوں میں منقسم کیا گیا۔ چندہ کی وصول شدہ رقم مرکز میں بھجوائی گئی۔ تحریک جدید کی وصولی کی گئی اور مزید وعدہ جات لئے گئے۔ نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے سات مراکز قائم کئے گئے۔ تربیتی اجلاس ہوئے جس میں خدام نے تقاریر کیں۔ ایک بیمار مسافر کو -/۱ روپے کرایہ دیا گیا۔ راستوں کی صفائی کی گئی۔ حلقہ وسطی شہر میں پانی کی ایک سبیل جاری کی گئی۔ ۳ افراد کو -/۳۵ روپے قرض حسنہ دیا گیا۔ ۳۵ کتب تقسیم کی گئیں۔ ۵۰ پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ مختلف حلقہ جات میں تربیتی کلاسز کا انتظام کیا گیا۔ اطفال کی حاضری تسلی بخش ہوتی ہے۔ اطفال میں ورزش کے لئے مختلف کھیلوں کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ اطفال کو نماز باجماعت کی تلقین کی جاتی ہے۔

نور نگر فارم ضلع تھرپارکر

چندہ جات کی وصولی کی گئی۔ تحریک جدید کے لئے چندہ جات کی وصولی کی بھی کوشش جاری ہے۔ غرباء میں کھانا تقسیم کیا گیا مریضوں میں مفت دوائی تقسیم کی گئی۔ مسجد کی صفائی کی گئی برسات کی وجہ سے جو راستے خراب ہو گئے تھے ان کی درستی کی گئی۔ نماز باجماعت کیلئے حاضری کا انتظام کیا گیا۔ سلسلہ کی کتب غیر از جماعت کو پڑھنے کے لئے دی جاتی ہیں۔

چک ۱۹۲/مراد ضلع بہاولپور ایک غریب اور لاچار شخص کو ۱/۲-۳ من گندم مفت دی گئی۔ خدام انفرادی طور پر خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ مسجد کے نزدیک بیس فٹ لمبی اور ۱۴ فٹ چوڑی جگہ کو صاف کر کے بیٹھنے کیلئے جگہ بنائی گئی۔

چک ۱۲۱/ج ب گوکھووال ضلع لائلپور سست اراکین کو مجلس کے پروگراموں میں شامل ہونے کی تلقین کی گئی۔ والی بال اور کبڈی کھیلی جاتی ہے۔ غریب مریضوں میں مبلغ -/۱۲/۳ روپے کی دوائی مفت تقسیم کی گئی۔ غریبوں اور مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ عید کے موقعہ پر جملہ انتظامات خدام نے کئے۔ مسجد کی صفائی کی گئی اور گندی نالیوں کی صفائی اور مرمت کی گئی۔ بعد نماز فجر درس تفسیر کبیر کا دیا جاتا ہے اطفال کو ہر روز قرآن شریف اور تیسرنا القرآن کا سبق دیا جاتا ہے۔ اطفال خدام کے ساتھ مل کر پروگراموں میں حصہ لیتے ہیں۔

بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدرآباد ایک غریب لڑکے کو -/۵ روپے کی مفت کتابیں لے کر دی گئیں۔ ۲۵ سیر آٹا غرباء میں مفت تقسیم کیا گیا۔ محتاجوں کو کھانا کھلایا گیا۔ نہر کا بند ٹوٹ گیا تھا اس کو درست کیا جس پر ۱/۲-۱ گھنٹہ متواتر سب خدام نے کام کیا۔ لائبریری سے ۲۵ کتب پڑھنے کے لئے دی گئیں۔

کراچی مجلس کے چندہ جات کی وصولی کی گئی۔ اور وصول شدہ رقوم مرکز میں بھیجی گئیں۔ نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے مراکز بنائے گئے۔ بعض مراکز میں نماز باجماعت ہوتی ہے اور بعض میں فجر مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کی جاتی ہیں۔ جملہ مراکز میں قرآن کریم۔ مذہبی کتب کا درس دیا جاتا ہے سست خدام کو نماز باجماعت کی تلقین کی گئی۔ پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ سینما بینی کی عادت کو دور کرنے کی تلقین کی گئی۔ ۱۳ خدام نے سگریٹ نوشی کی عادت ترک کر دی۔ جملہ حلقہ جات سے چندہ تحریک جدید کی وصولی کی گئی اور کئی نئے وعدے لئے گئے۔ مسافروں کے گذرنے کے لئے ایک ٹوٹے ہوئے پل کو نئے سرے بنایا گیا۔ حلقہ جات کی مساجد کی صفائی کی گئی۔ غرباء کی جھونپڑیوں کی مرمت کی گئی۔ مختلف حلقہ جات میں خدام نے .... درخت لگائے اور انہیں پانی دیا۔ اور ان کی روزانہ نگرانی کی جاتی ہے۔ کتب کی وصولی کے لئے ایک وقار عمل منایا گیا۔ جس کے ذریعہ خدام نے جماعت اور غیر از جماعت کے لوگوں سے ۴۰۰ کتب اکٹھی کیں۔ عیدالاضحیٰ کا تمام انتظام خدام نے کیا خدام کو اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کی تلقین کی گئی۔ بعض خدام نے مختلف کام سیکھے اور کئی خادم کام سیکھ رہے ہیں۔ اسی طرح خدام تجارت میں شوق سے حصہ لے رہے ہیں۔ اور بعض نے تو اپنی مستقل تجارت شروع کی ہوئی ہے جس کی وجہ سے ان کے ماہوار چندہ میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ جس سے مجلس کو فائدہ پہنچا ہے ایک چائلڈ ویلفیئر سوسائٹی کا انتظام مکمل ہو گیا ہے۔ اور کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اطفال کے کھیلوں کا بھی خاص انتظام کیا گیا ہے۔ خدام والی بال۔ فٹ بال کرکٹ اور ٹینس وغیرہ کھیلیں کھیلتے ہیں اور ۱۶ خدام نے کشتی رانی کی۔ ۱۶۲ خدام نے قرآن کریم ناظرہ پڑھا ۱۵۰ خدام نے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھا ۱۳ خدام کو قرآن مجید پڑھنا سکھایا گیا ۵۰ خدام کو نماز باترجمہ پڑھائی گئی ۱۴۵ خدام نے سلسلہ کی مختلف کتب کا مطالعہ کیا ۵۸ سلسلہ کی کتب خدام نے خریدیں۔ تعلیمی کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس کا کام یہ ہے کہ وہ تعلیمی پروگراموں کی نگرانی کرے۔ مقامی لائبریری اور ریڈنگ روم سے ۱۴۵۰ افراد نے استفادہ حاصل کیا۔ لائبریری کیلئے ایک غیر از جماعت دوست نے مبلغ -/۱۰۰ روپیہ بطور عطیہ دیا اور ایک عورت نے بیس روپے نقد دیئے اور ایک رسالہ ریڈرز ڈائجسٹ لائبریری کے نام جاری کروایا سلسلہ کا لٹریچر ۲۳۷۰ کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ اور مذہبی کتب ۳۹۷ تقسیم کی گئیں اطفال کے لئے ۱۰۰ کتب ہمارا رسول منگوائی گئیں۔ جن کا باقاعدہ درس دیا گیا۔ تا اطفال زیادہ سے زیادہ امتحان میں شریک ہو سکیں۔ ۱۰۹ اطفال نے سلسلہ کی مختلف کتب کا مطالعہ کیا۔ جملہ حلقہ جات میں تربیتی اجلاس ہوئے جن میں اطفال کو صفائی رکھنے۔ والدین کی اطاعت کرنے۔ مجلس کے آداب۔ کھانے کے آداب اور وقت کی پابندی کی تلقین کی گئی۔ عید کے موقعہ پر اطفال نے پانی پلانے کی ڈیوٹی دی۔ اطفال خدام کے ساتھ مل کر وقار عمل میں حصہ لیتے رہے۔ مختلف کھیلوں میں حصہ لیا۔ غرباء، مساکین اور بیوگان میں -/۹۱۵/۳ روپے مفت تقسیم کئے گئے۔ ۱۹۵ مریضوں کو طبی امداد دی گئی۔ ۱۲۹ مستحقین کو کپڑے دیئے گئے۔ ۹۰ افراد کو روزگار دلایا گیا۔ مختلف راستوں سے کانٹے، چھلکے اور پتھر وغیرہ ہٹائے۔ ۱۵۳ افراد کو -/۲۶۱۰ روپے بطور قرضہ حسنہ دیئے گئے۔ ۹۷ افراد کا بوجھ اٹھایا گیا ۱۳ غریب طلباء کو کتب اور رقم کی صورت میں امداد دی گئی۔

حلقہ مارٹن روڈ میں ۱۵۰ من گندم اور آٹا غرباء میں مفت تقسیم کیا گیا۔ حلقہ گولیمار میں ۲۰۰ من گندم اور آٹا تقسیم کیا گیا۔ حلقہ جیکب لائن کے ایک دوست محمد اکرم صاحب کہیں جا رہے تھے کہ آپ نے ایک مکان سے بچہ کے رونے کی آواز سنی۔ دروازہ پر دستک دے کر گھر کے بڑے افراد کو بلایا اور پوچھا کہ یہ بچہ کیوں رو رہا ہے انہوں نے بتایا کہ دو دن سے بچہ کا پیشاب بند ہے۔ جس کی وجہ سے بچہ رو رہا ہے۔ رات کے قریباً ۱/۲-۱۱ کا وقت ہوگا۔ اسی وقت محمد اکرم صاحب نے بچہ اور اس کے والد کو ساتھ لیا۔ اور ایک ڈاکٹر کے پاس گئے۔ اور بچہ کا پیشاب خارج کروایا جس سے بچہ کو آرام ہو گیا اور اس کے والد نے بہت دعائیں دیں اور کہا کہ آپ تو ہمارے لئے فرشتہ رحمت بن کر آئے تھے۔ ڈسپنسریوں کے ذریعہ ۲۷۶۳ مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ اور ۸۰۰ مریضوں کو مفت ٹیکے لگائے گئے۔

سعد اللہ پور ضلع گجرات :-

سست اراکین کو بیدار کرنے کی کوشش کی گئی والی بال گیم کا انتظام کیا ہوا ہے۔ خدام نے انفرادی طور پر بعض غرباء کو مالی امداد دی۔ بیماروں کی تیمار داری کی گئی ایک ضعیف العمر بیکس آدمی کو بیل نے مارا۔ اس کی پسلیوں پر مالش کی گئی۔ اور دودھ گھی گرم کر کے پلایا گیا جس سے اسے آرام ہو گیا۔ ہر جمعہ کو مسجد کی صفائی کی جاتی ہے۔ خدام کو انفرادی طور پر نماز باجماعت کی تلقین کی گئی۔ دو تربیتی اجلاس ہوئے۔ تفسیر کبیر کا درس دیا گیا۔

لیڈر

(بقیہ صٓ۲)

چار آدمی ایمان لائے تھے آپ پانچویں تھے۔ باوجود پانچ ہونے کے آپ ایک جماعت تھے۔ مگر مکہ کی آٹھ دس ہزار کی آبادی جماعت نہیں تھی نہ عرب کی آبادی جماعت تھی۔ کیونکہ نہ انہوں نے متحد ہو کر کام کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور نہ ان کا کوئی متحدہ پروگرام تھا۔ پس اس قسم کا سوال کرنے سے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ کیا اس وقت مسلمان کوئی جماعت ہیں .... گو خدا تعالےٰ کے فضل سے مسلمانوں کی سیاسی حالت بہتر ہو رہی ہے اور بعض نئی اسلامی حکومتیں قائم ہو رہی ہیں لیکن باوجود اس کے دنیا بھر کے مسلمانوں کو ایک اسلامی جماعت نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ وہ مختلف سیاستوں میں بٹے ہوئے ہیں اور الگ الگ حکومتوں میں تقسیم ہیں۔ ان سب کی آواز کو ایک جگہ جمع کرنے والی کوئی طاقت نہیں۔ مگر اسلام تو عالمگیر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اسلام عرب کے مسلمانوں کا نام نہیں اسلام شام کے مسلمانوں کا نام نہیں۔ اسلام ایران کے مسلمانوں کا نام نہیں اسلام افغانستان کے مسلمانوں کا نام نہیں۔ جب دنیا کے ہر ملک کے مسلمان اسلام کے نام کے نیچے جمع ہو جاتے ہیں تو اسلامی جماعت وہی ہو سکتی ہے۔ جو ان سارے گروہوں کو اکٹھا کرنے والی ہو۔ اور جب تک ایسی جماعت دنیا میں قائم نہ ہو۔ ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اس وقت مسلمانوں کی کوئی جماعت نہیں گو حکومت ہے اور سیاست ہے .... بے شک جماعت احمدیہ تھوڑی ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے جماعت اسلامی قائم ہو رہی ہے ہر ملک میں کچھ نہ کچھ افراد اس میں شامل ہو کر ایک عالمگیر اتحاد کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ اور ہر سیاست کے ماننے والے لوگوں میں سے کچھ نہ کچھ آدمی اس میں شامل ہو رہے ہیں۔ (باقی صٓ۸ پر)

ہفتہ وقف جدید

۳ تا ۱۰ ستمبر ۱۹۶۰ء

تحریک وقف جدید کی اہمیت کو احباب جماعت پر پوری طرح واضح کرنے کے لئے ہفتہ وقف جدید منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان و دیگر عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی جماعتوں میں مقررہ تاریخوں میں جلسے کروا کر مؤثر تقاریر کے ذریعہ احباب جماعت کو اس تحریک کی برکات اور فوائد سے پوری طرح روشناس کرائیں۔

نیز ایسا انتظام فرمائیں کہ اس ہفتہ کے دوران تمام افراد جماعت تک وصولی اور وعدہ جات میں مزید اضافہ کی تحریک کی غرض سے پہنچا جائے۔ تا جماعت کا کوئی رکن بھی ایسا نہ رہے جو اس مبارک تحریک میں شرکت سے محروم رہ جائے۔

وصولی پر خاص زور دیا جانا چاہئیے جن جماعتوں کی طرف سے اس ہفتہ کے اختتام تک سو فیصدی وصولی کی اطلاع موصول ہوئی ان کے نام خاص طور پر دعا کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ اس وقت فوری وصولی کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ ورنہ کام کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ مجوکہ ضلع سرگودھا کا سالانہ تربیتی جلسہ

مورخہ ۷/۸ کو پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی احمد خانصاحب نسیم شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مولوی عبد الرحمٰن صاحب نے کی۔ نظم عبد الحی صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد مولوی احمد خانصاحب نسیم مولوی عبد الرحمٰن صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب نے تقاریر کیں۔ اور پہلے اجلاس کی کارروائی تقریباً ایک بجے ختم ہوئی۔

دوسرا اجلاس:۔ مولانا احمد خانصاحب نسیم۔ گیانی واحد حسین صاحب اور مولوی عبد الکریم صاحب نے تقاریر کیں۔ یہ اجلاس ۶½ بجے ختم ہوا۔ تیسرا اجلاس ۹ بجے شام شروع ہوا۔ اور حافظ ابوزر صاحب۔ گیانی واحد حسین صاحب۔ ماسٹر عبد المنان صاحب۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب اور مولوی عبد الکریم صاحب نے تقریریں کیں یہ اجلاس ۱۲½ بجے تک جاری رہا۔

جلسہ کی حاضری بہت خوشکن تھی اور جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔ حافظ غلام حسین امیر جماعت احمدیہ مجوکہ ضلع سرگودھا

میٹرک جے وی استانی کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے حصہ پرائمری کے لئے ایک میٹرک جے وی استاد کی ضرورت ہے۔ کام دس ستمبر سے شروع ہوگا۔ تنخواہ اور الاؤنس گورنمنٹ سکیل کے مطابق دیا جائے گا۔ مرکز سلسلہ میں رہ کر خدمت کرنے والے اپنی درخواستیں مع نقول اسناد و تصدیق پریذیڈنٹ جماعت فوری طور پر مجھے بھجوا دیں۔ (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

بقایا داروں کے لئے انتباہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:

"جو خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودے کو پورا کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جواب دہ ہے اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ ان کے نام بقایا ہے"

وہ احباب جن کے ذمہ تحریک جدید کا بقایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد پر غور کریں اور بقایا جلد ادا کرنے کی کوشش فرمائیں تاکہ وہ اشاعت اسلام کے ثواب سے محروم نہ رہ جائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

مجلس انصار اللہ کراچی کا ماہانہ اجلاس

مجلس انصار اللہ کراچی کا ماہانہ اجلاس مورخہ ۷ ظہور ۱۳۳۹ھ ش مطابق ۷ اگست ۱۹۶۰ء بروز اتوار احمدیہ ہال میں منعقد ہوا۔ مکرم محمد شفیع خانصاحب نے تلاوت قرآن کریم فرمائی۔ بعد ازاں نائب منتظم عمومی نے گزشتہ اجلاس کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ رپورٹ کے بعد مکرم محمد شفیع خانصاحب نے سیرت خیر الرسل کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر احسن رنگ میں روشنی ڈالی۔

اس کے بعد حسب پروگرام انصار اللہ کے مختلف اراکین نے تقریری مقابلے میں شرکت کی۔ موضوع تھا صداقت مسیح موعود۔ اس میں چوہدری بشیر احمد صاحب منیر۔ حاجی عبد الکریم صاحب۔ چوہدری احمد جان صاحب۔ مرزا احمد حسین صاحب اور چوہدری عبد المجید صاحب نے صداقت مسیح موعودؑ کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ ازاں بعد آفتاب احمد صاحب بسمل نے صداقت مسیح موعودؑ کے موضوع پر اپنی نظم پیش کی۔ اس کے بعد مکرم زعیم اعلیٰ صاحب نے آئندہ اجلاس کے لئے موضوع تجویز کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ کی ہستی کو مادی ذرائع سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے دوستوں کو دعوت دی کہ اس موضوع پر اظہار خیال کریں۔ آپ نے فرمایا کہ اس زمانے میں کمیونزم کے ذریعے الحاد نے جس طرح سر اٹھایا ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ علاوہ دوسرے دلائل کے ہم خود ان مادہ پرستوں کے تسلیم کردہ اصولوں کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت پیش کریں۔ اس کے بعد تعلیم و تربیت اور اصلاح و ارشاد کی کمیٹیوں کی کارگزاری پیش ہوئی۔ مکرم مولانا عبد المالک خانصاحب جو اصلاح و ارشاد کی کمیٹی کے صدر ہیں۔ اپنی کمیٹی کا تعلیمی پروگرام پیش کیا۔ اس کے بعد زعیم اعلیٰ صاحب نے وقف جدید کے چندے کی وصولی کے سلسلے میں انصار کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اس کے علاوہ انصار کو تلقین کی کہ ۲۵ ستمبر کو قرآن کریم کے آخری پارے کے ربع آخر کے امتحان میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔ آپ نے وقف ایام کی تحریک کی طرف بھی زیادہ توجہ دینے کی تلقین کی۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور اجلاس ختم ہوا۔

(منتظم نشر و اشاعت مجلس انصار اللہ کراچی)

درخواستہائے دعا

(۱) چوہدری مشتاق احمد صاحب ساکن چک ۸۹ ضلع لائلپور کے ایک بچے کو کتے نے کاٹ لیا ہے۔ احباب جماعت کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (رشید احمد دار النصر ربوہ)

(۲) میرے داماد عبد السلام اختر عرصہ دو سال سے ایک پریشانی میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے اس پریشانی سے نجات دے۔ (قاضی دین محمد ربوہ)

(۳) چوہدری علی محمد صاحب ولد مہر محمد صاحب موضع ادرحماں ضلع سرگودھا میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں اور ان کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ماسٹر ولی محمد ۲۲۔ سی ماڈل ٹاؤن لاہور)

(۴) عزیزی احمد بخش خاں کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ نیز صالح محمد خاں دین بھی بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ ہر دو عزیزان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(علی محمد احمدی از بستی بزدار ضلع ڈیرہ غازیخاں)

(۵) خاکسار دو ماہ سے بیمار چلا آرہا ہے اور بیہوشی کے دورے پڑتے ہیں۔ درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔

(ضیاء الدین بٹ سبزپان ضلع سیالکوٹ)

(۶) میرے ایک عزیز دوست جو مخلص احمدی ہیں آجکل کئی ایک مشکلات میں مبتلا ہیں۔ مشکلات سے جلد از جلد نجات کے لئے درخواست دعا ہے۔ (مبارک احمد سیکنڈ ایئر ایم بی بی ایس جام شورو)

(۷) میری اہلیہ نجمہ سلطانہ (بنت سید نعمت علی شاہ صاحب) سخت بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ دی عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (سید امتیاز احمد ظفر انبالوی۔ راولپنڈی شہر)

حکومت پاکستان کے مقرر کردہ شوگر کمیشن کی سفارشات

(قسط نمبر ۲)

(۱۶) فیکٹری کے گیٹ پر گنے کا ڈیڑھ روپیہ فی من نرخ معقول ہے - یہ قیمت گنے کی ۸،۵ فیصد زیکوری پر ہونا چاہیئے - اگر گنے سے ۸،۵ فیصد سے زیادہ چینی حاصل ہو تو اس میں کاشت کار اور مل برابر کے حصہ دار ہوں - حکومت نے گنے کی قیمت کا چینی کی پیداوار سے تعلق پیدا کرنے سے متعلق یہ سفارش منظور نہیں کی - (۱۷) چینی کی قیمت کسی مل کے اوسط خرچ پر لگائی جانی چاہیئے -

حکومت نے یہ سفارش منظور کر لی ہے (۱۸) حکومت نے کمیشن کی یہ سفارش منظور کر لی ہے - کہ چینی پر ایکسائز ڈیوٹی میں کوئی کمی نہ کی جائے - (۱۹) صنعت کار کو معقول منافع ملنا چاہیئے - اس بارے میں متعلقہ مرکزی وزارتوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اس بارے میں جائزہ لیں - (۲۰) چینی کی موجودہ خوردہ قیمت زیادہ ہے اور یہ بشمول تمام ٹیکسوں کے ایک روپیہ فی سیر ہونی چاہیئے - حکومت نے اس سفارش پر تفصیلی غور کرنے کے بعد اسے مسترد کر دیا ہے

(۲۱) گڑ، شکر اور دیسی کھانڈ کے معیار کو بہتر بنانے کے اقدامات کئے جائیں یہ سفارش بھی منظور کر لی گئی ہے -

(۲۲) ملک میں چینی تیار کرنے والی مشینری بنانے کیلئے انتظامات کئے جائیں یہ سفارش بھی منظور کر لی گئی ہے - (۲۳) زراعتی کالج لائل پور میں گڑ، شکر اور دیسی کھانڈ کے معیار کو اعلیٰ بنانے کے لئے ایک تحقیقاتی سٹیشن قائم کیا جائے - یہ سفارش بھی منظور ہو گئی ہے - (۲۴) اس مرحلہ پر دیسی کھانڈ پر کوئی ایکسائز ڈیوٹی نہ ہو -

حکومت نے اس سفارش کو قبول نہیں کیا اور دیسی کھانڈ پر آٹھ آنہ فی من ڈیوٹی بحال رہنے دی ہے - (۲۵) گنے کے رس کو بوتلوں میں محفوظ کرنے کے مسئلہ کے بارے میں تحقیقات کی جائیں مرکزی حکومت نے اس سلسلہ میں صوبائی حکومتوں کو مناسب ہدایات جاری کر دی ہیں - (۲۶) اعلیٰ قسم کی کنفکشنری کی حوصلہ افزائی کی جائے (۲۷) گنے کے پھوک سے گتہ، کاغذ اور فرفورل تیار کیا جا سکتا ہے - (۲۸) اس کے ضائع ہونے والے مواد سے موم نکالا جا سکتا ہے - (۲۹) راب کو چارہ میں استعمال کیا جا سکتا ہے - اس سے شراب کشید کی جا سکتی ہے - (۳۰) کھجوروں کی صنعتوں کو ترقی دی جائے کیونکہ کھجوریں بعض حالتوں میں شکر کے نعم البدل کے طور پر استعمال ہوتی ہیں (۳۱) تحقیقاتی کام کے فروغ کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں (۳۲) شوگر ٹیکنولوجی انسٹی ٹیوٹ قائم کیا جائے -

نیز چند یونیورسٹیوں میں شوگر ٹیکنولوجسٹوں کی تربیت کے لئے انتظامات کئے جائیں (۳۳) شوگر ٹیکنولوجسٹوں کو شوگر ملوں میں فنی مشورے دینے پر مامور کیا جائے (۳۴) ایک مرکزی شوگر کین کمیٹی مقرر کی جائے حکومت نے نمبر ۲۶ سے نمبر ۳۴ تک کی تمام سفارشات کو منظور کرتے ہوئے گیارہ اراکین پر مشتمل ایک شوگر کین کمیٹی مقرر کر دی ہے جس کے چیئرمین سیکرٹری وزارت خوراک ...... ہوں گے -

---

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تنقیہ نفوس کرتی ہے -

روس نے ایک اور خلائی سیارہ مدار میں چھوڑ دیا

سیارے میں دو کتے اور کئی دوسرے جانور ہیں

ماسکو ۲۰ر اگست روسی خبر رساں ایجنسی طاس کی اطلاع کے مطابق روس نے کل ایک اور خلائی سیارہ مدار میں چھوڑا ہے اس میں دو کتے اور کچھ دوسرے جانور بھی ہیں سیارے کا وزن ساڑھے چار ٹن ہے اور یہ سو میل کی بلندی پر پرواز کر رہا ہے -

طاس نے بتایا ہے کہ سیارہ ہر ۹۹ء۴ منٹ میں زمین کا نصف چکر لگا لیتا ہے — روسی سیارے کے اندر ایک ریڈیو اور ٹیلی ویژن سسٹم رکھا ہے - جو جانوروں کی حرکات و سکنات معلوم کرے گا سیارے میں ایک ریڈیو ٹرانسمیٹر بھی لگایا گیا ہے - جو ۹۹۵ء۱۹ میگا سائیکل پر نشریات بھیجتا ہے ماسکو ریڈیو کی اطلاع کے مطابق سیارے میں نصب کئے گئے تمام آلات صحیح طور پر کام کر رہے ہیں تاہم ماسکو ریڈیو نے دوسرے روسی مصنوعی سیاروں کی طرح اس سیارے کے سگنل فوری طور پر نشر کرنا شروع نہیں کئے -

طاس نے مزید بتایا سیارہ چھوڑنے کا مقصد یہ ہے کہ آدمی کو بحفاظت خلا میں پہنچانے - وہاں زندہ رکھنے اور واپس لانے کی کوششوں کو آگے بڑھایا جائے روس کا یہ دوسرا خلائی سیارہ ہے جو مدار میں چھوڑا گیا - پہلا خلائی سیارہ پندرہ مئی کو چھوڑا گیا تھا -

---

اعانت الفضل

مکرم پیرزادہ مصباح الدین احمد صاحب مکان ۳۲ بلاک ٹ خانیوال کی صاحبزادی طاہرہ بیگم نے امسال E.T.C کا امتحان نمایاں کامیابی سے پاس کیا ہے اسی خوشی میں مکرم پیرزادہ صاحب نے مبلغ ۵/-/- روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں احباب جماعت دعا کریں - کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے - (مینیجر الفضل)

پاکستان میں اقوام متحدہ کے نئے ماہرین

اقوام متحدہ کی فنی امداد کی جو جماعت پاکستان میں کام کر رہی ہے اس میں مسٹر ایڈگر مارلینڈ اور مسٹر ولیم جان بلیکی حال ہی میں شامل ہوئے ہیں -

مسٹر مارلینڈ کو بین الاقوامی ادارہ عمال نے پاکستان بھیجا ہے - تاکہ وہ صحت، عمال اور معاشرتی امور کی وزارت کو نابینا لوگوں کی پیشہ وارانہ آباد کاری میں مشورے دے سکیں وہ برطانوی باشندے ہیں اور حبشہ، یونان اور انڈونیشیا میں جسمانی اعتبار سے معذور لوگوں کی مدد کرنے میں وسیع اور دیرینہ تجربہ رکھتے ہیں - زیادہ مدت نہیں ہوئی وہ ایڈنبرا میں رائل بلائنڈ اسائلم کے کمرشل مینیجر تھے -

مسٹر بلیکی کو جو نیوزی لینڈ سے آئے ہیں اقوام متحدہ کے ادارہ خوراک و زراعت نے نامزد کیا ہے وہ مشرقی پاکستان کا گنگا کبوڈک منصوبے کے ضمن میں بطور سینیئر ایگری کلچرسٹ خدمات انجام دینگے وہ مشرقی پاکستان و پڈا کے چیرمین کے زراعتی مشیر کی حیثیت سے کام کرینگے اس سے قبل وہ زراعت کے نائب ڈائرکٹر اور اس محکمے کے نائب سربراہ رہ چکے ہیں جو زراعتی تحقیقات اور تجرباتی مرکزوں کی دیکھ بھال کرتا ہے وہ ہانگ کانگ میں بھی زراعت و جنگلات اور ماہی گیری کے محکمے کے سربراہ رہ چکے ہیں

جاپان سے ٹیکسٹائل کا وفد عنقریب پاکستان پہنچ جائے گا

چھ سات کروڑ روپے کے قرضہ سے ٹیکسٹائل کی مشینری درآمد کی جائیگی

کراچی ۲۲ اگست۔ وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم خان نے کل یہاں کہا۔ ٹیکسٹائل کا ایک جاپانی وفد عنقریب پاکستان آئے گا۔ تاکہ جاپانی قرضے کے تحت ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد کے بارے میں پاکستان سے اپنی بات چیت کو آخری شکل دے۔

وزیر صنعت نے کل صبح کراچی میں جاپانی سفارت خانے کے ایک افسر تجارت سے بات چیت کی۔ اس کے بعد کراچی سے بذریعہ تیز گام راولپنڈی روانہ ہونے سے قبل ایسوسی ایٹڈ پریس کو بتایا کہ حکومت اب قرضے کی وصولی کے طریق کار پر بات چیت کر رہی ہے۔ جو قریباً چھ یا سات کروڑ روپے ہوگا۔ توقع ہے جاپانی وفد سے بات چیت راولپنڈی میں ہوگی۔ حکومت جاپان سات سال تک تاخیری ادائیگی پر متفق ہو گئی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں وزیر صنعت نے کہا۔ مغربی جرمنی کی حکومت نے سرکاری سیکٹر کے لئے قرضہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ حکومت پاکستان اب اس کی شرح سود کم کرانے کے سوال پر بات چیت کر رہی ہے۔ جرمنی نے پاکستان کو سترہ کروڑ مارک قرضے کی پیشکش کی ہے۔ اگرچہ جرمنی پاکستان سے نجی سیکٹر میں وہی شرح سود وصول کرنے کو تیار ہے جو عالمی بنک نے وصول کی ہے اس سلسلہ میں مزید بات چیت ہو رہی ہے۔ نجی سیکٹر میں جرمنی سودا ڈاٹیش اور کاسٹک سوڈا

کی صنعتوں میں مدد دے رہا ہے۔

مسٹر خان نے کہا دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے دوران میں کافی غیر ملکی سرمایہ کاری کی توقع ہے۔ مختلف غیر ملکی فرمیں اپنے نمائندے پاکستان بھیج رہی ہیں۔ وہ ادویہ اور کیمیاوی اشیاء سمیت مختلف صنعتوں میں دلچسپی رکھتی ہیں حکومت پاکستان غیر ملکی سرمایہ ملک میں لانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ اگر کچھ غیر ملکی سرمایہ کار پاکستان میں سرمایہ لگانے پر آمادہ ہو جائیں تو اس سے دوسرے سرمایہ داروں کو بھی پاکستان میں سرمایہ کاری کی ترغیب ملے گی۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ سرمایہ کاری کے شعبہ میں باہر سے لوگ آنا شروع ہو گئے ہیں۔ وزیر صنعت نے توقع ظاہر کی کہ وہ صدر ایوب کے سرکاری دورۂ جاپان کے دوران ان کے ہمراہ جائینگے۔

درخواست دعا میری والدہ عرصہ سے شوگر کی مریضہ ہیں۔ گذشتہ ماہ سے انکی طبیعت زیادہ خراب ہے۔ کئی دن سے بخار بھی ہے۔ احباب سلسلہ و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔
خاکسار۔ احسان علی (ڈاکٹر) ساہیوال

عالمی شہرت کے پاکستانی سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کا نیا عہدہ

آپ کو ایٹمی سائنس اور ٹیکنالوجی کے پاکستانی انسٹیٹیوٹ کا ڈائریکٹر مقرر کیا گیا ہے

راولپنڈی ۲۲ اگست راولپنڈی کے قریب ایٹمی سائنس اور ٹیکنالوجی کا انسٹی ٹیوٹ قائم ہونے والا ہے۔ عالمی شہرت کے پاکستانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام اس کے انچارج ہوں گے۔ اس وقت وہ امپیریل کالج آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (لندن) میں طبعیات کے پروفیسر ہیں اس انسٹی ٹیوٹ میں پچاس لاکھ کلوواٹ کا ایٹمی ری ایکٹر لگایا جائے گا۔ یہ انسٹی ٹیوٹ وسیع پیمانے پر ریسرچ کے علاوہ ریڈیو آئیسوٹوپ بھی تیار کرے گا۔ جو ملک بھر کے ہسپتالوں میں استعمال ہوا کریں گے۔ اس انسٹی ٹیوٹ میں تابکار مادے والی ان دھاتوں کو استعمال کیا جائے گا۔ جو کچھ عرصہ قبل ضلع ہزارہ میں دریافت ہوئی ہیں

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۵)

ایسی تحریکوں کی ابتداء شروع میں چھوٹی ہی ہوا کرتی ہے لیکن ایک وقت میں جا کر وہ ایک غوری قوت حاصل کر لیتی ہیں۔ اور چند دنوں میں اتحاد اور اتفاق کا بیج بونے میں کامیاب ہو جاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ سیاسی طاقت کے لئے سیاسی جماعتوں کی ضرورت ہے اور مذہبی اور اخلاقی طاقت کے لئے مذہبی اور اخلاقی جماعتوں کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ سیاست سے اسی لئے الگ رہتی ہے کہ اگر وہ ان باتوں میں دخل دے تو وہ اپنے کام میں سست ہو جائے۔

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری محمد حسین پی۔سی۔ایس صاحب افسر مال باختیار سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فکرالرہن موضع بھیرا ویران تحصیل شورکوٹ

شہادت ولد وریام۔ فرید ۔ احمد پیران نہاد بنام نکوکہ۔ پیارا پیران گورمکھ داس۔ کپول رام ولد ایسر داس۔ غیر مسلم
محمد نواز۔ محمد عارف پیران احمد سکنہ موضع کھوکھر کملانہ تحصیل شورکوٹ حال بھارت

درخواست فکرالرہن کھاتہ ۳ کا $\frac{195}{1408}$ حصہ بقدر $\frac{18}{1}$ ۔ ۶۳ کنال موضع بھیرا ویران تحصیل شورکوٹ سے مطابق جمع بندی سال ۱۹۵۷-۵۸ء

مقدمہ مندرجہ بالا میں نکوکہ وغیرہ فریق دوم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کرکے ہندوستان چلے گئے ہیں جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مورخہ ۹/۵ کو صبح ۷ ½ بجے مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ کی جائے گی۔

آج مورخہ ۸/۱۶ بہ ثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم مہر عدالت

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴